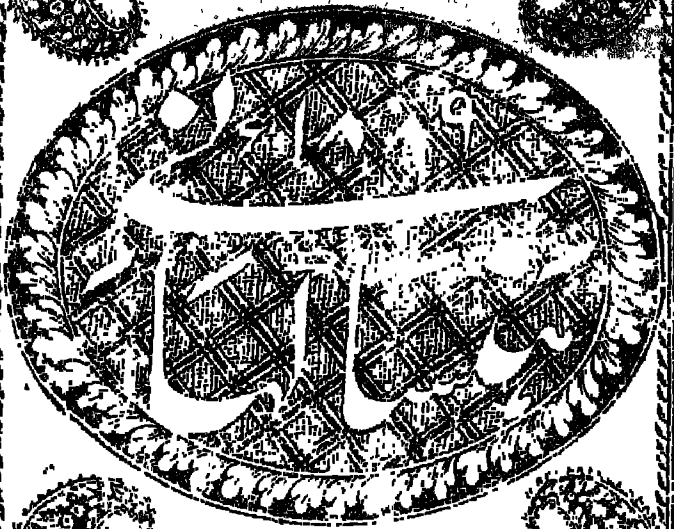
بسم الله الرحمن الرحیم

حمد خالق زبان ... اے انجمن علم و ہنر کتاب لاجواب

بظاہر فرحت کی نشانی دنیا دل سرمایہ نکتہ دانی اردو معرا لغت

۱۲۸۱



مولفہ افصح الفصحا و ابلغ البلغا جناب سید فدا علی صاحب متخلص فدا

ذاکر جناب سید الشہدا متخلص فدا بری از الفاظ عربی و فارسی عبارت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد ادائے شکر خلاق نطق ولسان احقر ذاکران فدا علی نثر خوان بے کم و کاست بلکہ بضم
کہ سکتا ہے کہ یہ عبارت اسوقت لکھی ہے کہ کلام شعرائے سابق و حال میں بطریق نظم اور ابیا
تحریر قدیم و جدید کی کتب میں از روئے نثر اس صنعت میں کبھی کچھ نہیں لکھا دیکھا گیا تھا
ہاں کسی نے لکھا ہو یا کسی صاحب نے دیکھا ہو الا میری نگاہ سے نہیں گذرا تھا اس
سبب سے عرض کرتا ہوں کہ ناظرین بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری
میں کہ جس زمانہ میں بعہدہ ذاکری ملازم حضرت سکندر جاہ مرزا محمد واجد علیشاہ مرحوم
تھا انہیں دنوں میں وزیر اعظم جناب نواب منیر الدولہ بہادر سے کرنیل جرٹ
صاحب نے کہ مٹیا برج میں ایجنٹ تھے اور علم عربی و فارسی و انگریزی میں صاحب
کمال مشہور و معروف تھے ایک روز یہ فرمائش کی کہ کچھ عبارت اردو ایسی
کوئی لفظ عربی یا فارسی نہو جناب نواب صاحب نے فرمایا کہ ... مرکب نہو کچھ
خیر فکر کیجا سکتی ہے اتفاق سے میں جو حاضر خدمت جناب نواب صاحب
تھا تو ہنگام تلفظ ارشاد کیا کہ آپ کچھ عبارت اردو ایسی تحریر کیجئے کہ الفاظ عربی و

تو چند سطرین نکل آئین اگر کسی مقام پر اس جاہل کی فکر نے خطا کی ہو تو از راہ [illegible] معاف فرمائیں [illegible] عادت اردو لکھنے پڑھنے کی ہے وہ عبارت کہ جسکو اردو کہہ سکتے ہین اور نہ بھاکا ہان یہ عبارت بسبب تحریر [illegible] جو مرکب لکھی گئی ورنہ یہ بھی اُسی صنعت مین لکھی جاتی — عبارت اردو سے غیر مرکب — نتیجۂ فکر سید فدا علی نثرخوان لکھنوی زیدی بن سید امجد علی ولد سید فتح علی اعلی اللہ مقامہما شاگرد مرزا محمد رضا — طور مغفور —

شروع ہنسا کہانی

اب سیکھنے والے نہین اور جو نہین جانتے ہین جانین ہم ایسے کو رات دن اٹھتے بیٹھتے جیتے ہین جیتے ہو کہا سب کچھ ہو گیا اور ہم جاگتے سوتے اُسکی بڑائی کرتے ہین جسنے ایک پل مین سارا سنسار بنایا پھر اپنے بھیجنے والے اور اچھی باتین سکھانیوالے بھیجے اُن سبکے پیچھے ایک اُن پڑھ [illegible] لکھنا پڑھنا نہین سیکھا پہلے والے نے اچھا بنایا اور ایسا اسکو [illegible] جینے [illegible] والے اسکو پیار کرتے ہین جسکی [illegible] اور اچھی [illegible] اُسیکو بھلی باتین سکھانے بتانے کو بھیجا [illegible] سنسار والو نے کہہ دیا اس سے اچھا آجتک کوئی ہمنے نہین بھیجا اور اب بھیجینگے بھی نہین [illegible] رکھو اسکا کہنا مانو گے اچھے رہو گے نہین آگ مین جلائے جاؤ گے اور گہرے گڈھے مین گرائے جاؤ گے — اسی جگ بنانیوالے نے [illegible] کو بھی ایسا بولنا بتایا ہے جسکو سنکے بات [illegible] اور بولیان سیکھنے والے [illegible] سوچ مین رہتے ہین —

اب ایک کہانی چھوٹی سی جو لوگون سے سنی ہے سناتے ہین — ایک راجہ جسکے کہنے مین بہت [illegible] ایک [illegible] رہا [illegible] سیکھا [illegible] آٹھا او پاس [illegible] مین سے [illegible] ابھی [illegible] مین جاگتے ہین [illegible] کہان اور کیونکر [illegible] آیا [illegible] اور [illegible] راجہ [illegible]

لاسکتے اور تجسے کیا ہوگا دیکھو کہے دیتا ہون جو وہ پنکھیرو نہین آئیگا ایک ایک کو مار ڈالونگا اور
کسیکو جیتا نہین چھوڑونگا اتنا سا کام تجسے نہین ہوسکتا جہان سے لاؤ مین نہین مانونگا یہ سنتے
سب گھبرا گئے اُن لوگون مین ایک چاتر بھی تھا اور راجہ کے سبت منھہ چڑھا ہوا تھا اور جیو کی
کی باتین بھی سمجھتا تھا کچھہ سوچکر کہنے لگا آپ مجھکو کچھہ روپیہ دیتا ہون چھہ مہینے مین لا دونگا راجہ
نے کہا اچھی بات ہے جامین اتنے دنون کچھہ نہین بولونگا یہ کہکر راجا اُٹھ گیا اور یہ سب بھی اپنے
بیٹھکے مین آئے اور ایک منھہ ہوکر اس چاتر سے کہنے لگے یہ کیا آفت کیا تونے ارے وہ پنکھیرو جو
آجتک کسیکو نہین ملا تجھکو کیونکر ملجائیگا برا کیا تونے جو کچھہ سبکے لیے ہوتا تیرے لیے بھی ہوتا
سبت بڑی تونے منھہ سے نکالی ہے دیکھیے کیونکر پوری ہوتی ہے اُسنے کہا تم مین سے کوئی میری
بات کی بھلائی کو نہین سمجھا تم سبکو مین نے کچھہ دنون مرنے سے بچایا ہے کیا جانے تمھاری سمجھون کو کیا
ہوگیا ہے وہ پنکھیرو نہین ملیگا نہین سہی چھہ مہینے تک تم سب بچے رہوگے اور اپنے اپنے گھرون چین
سے پاؤں پسارکر سووگے مین اسکو ڈھونڈھنے جاتا ہون تم یہان رہو راجہ کے سامنے بات
بناتے رہنا یہ کہکر روپیہ اور کچھہ لوگ لیکر چل نکلا کبھی اس گاون مین کبھی اُس گاون مین کبھی
اس بن مین کبھی اُس بن مین کبھی اس ندی پر کبھی اُس ندی پر کبھی اس پہاڑ پر کبھی اُس پہاڑ
پر اسی ڈھنگ سے ڈھونڈھتا ہوا اور ٹھوکرین کھاتا ہوا ایک دن ایک پہاڑ کے نیچے پہونچا
دن تھوڑا تھا ٹھہر گیا اور اپنے ساتھوالون سے کہا آج [illegible] یہ کہکر پہاڑ پر چڑھ گیا
پر ایک جھونپڑی پڑی دیکھی جب اُسکے پاس گیا دیکھا ایک [illegible] والا دبلا پتلا [illegible]
مین بیٹھا ہے دیکھتے ہی اُسنے کہا تو کون ہے اور یہانتک کیونکر پہونچا اور کیون آیا ہے اس پہاڑ پر کبھی
کوئی نہین آتا کس لیے آیا ہے اُسنے کہا [illegible] ایک راجہ سے نکالا ہوا [illegible]
[illegible] کی اور کہا لا دو نہین سبکو مار ڈالونگا [illegible]
کہ کہا [illegible] آیا ہون [illegible] ڈھونڈھتا پھرتا ہون [illegible] اُس بڈھے نے کہا اتنا [illegible] جاتا ہون [illegible]
دن مین ایک دن [illegible] پہاڑ کی چوٹی پر آکر بیٹھتا ہے سنتے ہی اس بات کے وہ [illegible]
[illegible]

وہان بیٹھ رہا اتنے مین وہی دن اور وہی گھڑی آئی جو بڈھے نے کہی تھی دیکھا اُسنے پہاڑ کی
چوٹی پر ہنس کر بیٹھا پیچھے اوسکے ایک چکور بھی آیا بیٹھتے ہی اُسکے ہنس نے کہا یہ جو پھلواری اسی پہاڑ کے
نیچے دکھائی دیتی ہے بہت جی چاہتا ہے اس مین اُترکر چلنے پھرنے کو چکور نے کہا یہ بات مجھکو نہین بھاتی
راجاؤن کو اپنے بھلے برے کا دھیان چاہیے اور جو ہونیوالا ہو اپنے کرنیسے پہلے اُسے سوچین برس دن
مین ایک دن آپ یہان آیا کرتے ہین کبھی اس دھرتی پر ایسی پھولون کی پھلواری دیکھی تھی
مین نے یہان کبھی کچھ نہین دیکھا مجھکو کھٹکا ہے مین نہین کہونگا آپکو اس پھلواری مین جانیکو
آپس مین یہ باتین کرکے تھوڑا سا اور بیٹھے وہ دونون پھر اُڑ گئے دیکھکر اُسنے راجہ کو لکھا مہاراج مین نے
کھوج لگایا ہے تھوڑا سا روپیہ اور بھیج دیجیے اور ساتھ اُن روپون کے تھوڑے سے مالی بھی ایسے
کہ کسی کام کاج مین رہ نہین جائین اور جیسا مین چاہون ویسا ہی بنائین اور جو کہون
وہ کرین اگلے برس مین ملتے ہی آونگا جب یہ لکھا ہوا راجہ نے دیکھا کنول اُسکے جیکا کھل گیا اور
جو کچھ اُسنے مانگا تھا بھجوا دیا جب روپیہ اور وہ کام کرنے والے اُسکے پاس پہونچے اُسی گھڑی سے
پھلواری بنانے لگا لگایا اور تھوڑے ہی دنون مین ایک پھلواری جگ بھاتی بنوائی اور اُسکے
بیچ مین ایک بارہ دری بھی پتھر کی ایسی کھلی ہوئی بنوائی جو سب کونون سے دکھائی دیتی تھی
اور آگے اُسکے ایک چبوترہ بھی اُسی پہاڑ کے پتھرون سے بنواکر ایک چھپر کا چولیون کا اُسپر لگایا اور
اُسپر چوکے اچھا سا [illegible] کہان تک اُسکی بھلائی کہون [illegible] پھلواری
کو بنا کر بیٹھا اور اُس دن کے دھیان مین رات دن رہنے لگا جب [illegible] دن [illegible]
[illegible] آن تک [illegible] جب [illegible] اور
ہو گیا اور وہ دن آیا [illegible] وہی [illegible] اور [illegible] دن
سے کہا ہنس کر [illegible] وہ مار ڈالا جائیگا یہ [illegible]
اور [illegible] لگا اتنے مین وہ ہنس پھر پہاڑ کی چوٹی پر آ بیٹھا پیچھے اُسکے ایک [illegible]
[illegible] دیکھنا [illegible] سے پھلواری لگائی [illegible]
[illegible] جی چاہتا ہے اس پھلواری [illegible]

جانے نہین دیا تھا اور یہ کہا تھا ایسے گھر مین بن سمجھے جانا اچھا نہین ہوتا تو کیا جان کے کہتا ہی
چلیے کوّے نے کہا راجہ وہ اُلو تھا ایسے ہی پھلواریون مین راجہ آتے جاتے اور رہتے سہتے ہین اچھا
آپ گھر مین بیٹھے دیکھتے آتا ہون یہ کہکر اُڑ گیا اور کبھی اِس پیڑ پر جا بیٹھا کبھی اُس پیڑ پر کبھی اسکے پھل چکھ
ڈالی کبھی اسکے پھل کو کھا لیا کوّے کو پھلواری مین ادھر اودھر اُڑتے پھرتے دیکھا ایسی چاتری
سے کہدیا سنتے ہوا اِس کوّے کو پکڑنا نہین اور جس پھل کو یہ کھائے کھانے دینا جب کوّے
نے سنا تا دیکھا کہا پہلے ہنس کے پاس گیا اور کہنے لگا وہان کچھ کھٹکا نہین ہی مین دیکھ آیا چلیے
سب جانتے ہین پاس کے بیٹھنے والون کا کہنا بہت ہوتا ہی اور انھین کی بات بھی جی کو
بھلی لگتی ہی سنتے ہی کوّے سے بن سمجھے بوجھے اُتر پڑا پاؤن رکھتے ہی پھندے کے جنجال مین گھر
گیا پھنستے ہی چاہا اپنے تئین مار ڈالون اور جیتے جی کسیکے ہاتھ نہین آؤن یہ چاتر بولیان چڑیون
کی سمجھتا ہی تھا ہنس سے کہنے لگا مین بولی آپکی جانتا ہون جو کچھ اس برس آپسے اور
چکور سے باتین ہوئی تھین اور جیسے اس برس کوّے سے ہوئی ہین سب سمجھا ہوا ہون
اپنے تئین ستائیے نہین … آپکو ہاتھ پر بٹھا کر آپکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرے
پھر اُڑا دیجئے گا کاہے کو آپ … کہدی اپنے راجہ
کا سپنے مین دیکھنا اور اپنا ڈھونڈھنے نکلنا اور بڑھے سے کھوج کا پانا اور برس دن تک پہاڑ
کے نیچے پڑا رہنا سب کہہ سنایا اور کہا آپ کھٹکا جی سے نکال ڈالیے یہ کہکے جو اڈا چڑاو سنوار رکھا
تھا پھندے کے پاس لایا اور سامنے رکھکر کہا آپ اِس پر آ بیٹھیں ڈرین نہین یہ سنکر ہنس
اُس اڈے پر آ بیٹھا اُسکے بیٹھتے ہی اُسنے ایک چھوٹی چاندی سونے کی اُسکے پاؤن مین ڈالکر ایک
چکنی ہوئی ڈوری سے باندھ دیا اور اپنے لوگون سے کہا چلو ڈھیل کرنا اچھا نہین یہ سنتے ہی وہ
سب اسکو لیکر دوڑتے ہوئے اپنی بستی کو چلے اور تھوڑے ہی دنون مین پہونچے … راجہ … سنا
جسکو مین نے بھیجا تھا وہ ہنس لیکر آیا ہی یہ سنکر بہت ہی خوش ہوا … اور … والون سے
کہا … سب … اچھے اچھے کپڑے پہنکر اور چاہیے ہوئے ہتیار لگا کر آئین …
… جاتے ہین … کے … والون نے جہان رہتا تھا اور ساتھ …

آیا جہاں ہم گھر سے نکال کر بیٹھے ہیں ایک پنجرہ ایسا دکھائی دیگا جو کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا
دوسرے دن وہ سب آئے جنا جنا کو اسنے بلایا تھا اور اپنے اپنے پنجڑے پر بیٹھے اور جو لوگ بیٹھ
نہیں سکتے تھے وہ سامنے اس پنجڑے کے جسمیں راجہ بیٹھا تھا کھڑے ہوئے جب راجہ نے سنا کہ پنچھی
اس گھڑی اپنے کو ڈولہ سا بناکر باہر آیا اور جہاں بیٹھا تھا وہاں بیٹھکر اسکو بلایا جو ہنس لیکر آیا تھا سنتے ہی
اس بات کے وہ اسکو لیکر سامنے آیا جتنے وہاں پر بیٹھے کھڑے تھے دیکھتے ہی اسکو ایسا ہوئے جو کپڑے پہنے سے
پھنسگئے اتنے میں راجہ نے ہنس کو اڈے پر سے اٹھا کر ہاتھ پر بیٹھایا اور پیٹھ پر اسکی ہاتھ پھیر کر چھوڑ دیا
وہ ہنس راجہ کے سامنے اونچے پر جا بیٹھا اور کہا جو میں کہوں راجہ کان دھر کر سن اور میرے کہنے کو
گانٹھ باندھ کے رکھ لیو نہیں کبھی دھوکا نہیں کھائیگا پہلے جو میں اس بہار پر آیا تھا میرے ساتھ ایک جوڑا تھا
اور بیٹا [illegible] میرے ساتھ [illegible] نہیں تھا اور اچھے گھرانے اور بھلے کام سے تھا اور مجکو اٹھتے بیٹھتے اچھی
بری باتکی بھلائی برائی سمجھایا کرتا تھا اسنے مجکو اس [illegible] کے پھنسنے سے اور بھوک پیاس کے دکھ
اٹھانے اور بند ہو کر رہنا [illegible] اسسے بچایا تھا ایک برس میرے ساتھ کو اتھا اسکے کہنا اور گھر انکو
[illegible] جانتا ہی اور میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہوگا اسکے کہنے میں آگیا اسگھڑی نہیں سوجھا کہ
یہ کون ہی اور کیا کہتا ہی میں سوچے اس الو کا کہنا کیا پھنس گیا میرا جی ہی جانتا ہی جو دکھ اٹھایا ہی
[illegible] میں نے [illegible] کبھی ایسا [illegible] اور نہیں دیکھا تھا جو جا کے میں اس پنجرے کی [illegible] دیکھا
ایسی پت کسیکی نہیں جائے جیسے میری گئی جب بیچ بگڑتی ہی نہیں بنتی لاکھ [illegible] کرے وہ [illegible] نہیں
[illegible] نہیں [illegible] پاسکے بیٹھنے [illegible] ہم اور گھر [illegible] الو کو بلانا نہیں چاہیے [illegible] اور کام سے
[illegible] اچھا نہیں جانتا اور [illegible] میں ماننا اور
گھر کا بھید اسسے نہیں کہنا اور [illegible] کا کام بھی اسسے نہیں لینا [illegible] کا [illegible] میں کبھی انکی
[illegible] آنے نہیں دینا اور راج کا کام ایسوں سے لینا [illegible] کا کام کیے ہوں
[illegible] ہوں [illegible] بات کو جانتے ہوں لکھنے میں تھکے نہیں پڑھنے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] کا [illegible] اپنے گھر کے بنانے والوں کو مانتے [illegible]
[illegible] انہیں کو اپنا گھر سونپنا [illegible]

چھن جائینگے اور راجہ — پرجا ہو جائیگا یہ کہکر اڑ گیا۔

اب کئی روک ہاتھ کو اسنے ۔۔۔ یہ جو لکھا ہے سب کہانی ہے

قطعہ تاریخ چکیدہ کلک گہر سلک صدر نشین ایوان شاعری زینت بخش چار بالش نکتہ پروری عالی شان والا دودمان شمع بزم ولا جناب امداد حسین خان متخلص بہ رضا

رہے میرے راجہ یہ داتا کی کرپا
دھنڈھورا پٹے پھر نگر میں اسیکا
رضا پیچھے پیچھے چلا چل فدا کے
لگائی ہے باتوں کی پھلواری اسنے
رضا اپنے جی میں بچارا یہ مین نے

پھر اسکا چھپا [illegible] جب تک ہے پانی
ملے اسکو پھر اسکی دھرتی پرانی
کہی سب بھلی بات ہے سن میں بھائی
ہے اسکو جو اک اڑتی چڑیا پھنسائی
لگی ہاتھ چاتر کو ہنسا کہانی

[illegible]

غزل بہ صنعت مذکورہ بالا یعنی بری از الفاظ عربی و فارسی وغیرہ نتیجہ طبع سید فدا علی صاحب مصنف کتاب ہذا

پیار کرنے میں ہے وہ جو سکھ پیا کھانے میں ہے
سچ انکو جو ہمارے گھر تلک آنے میں ہے
سکے مرنا چاہئے والیکا وہ گھر ایتنے
کونسی ہے بنسنے پرانکی جو چاہا آپ کو
پاس بیٹھے ہو اکیلا ہو [illegible] گو
چاہنے والا نہیں [illegible] آپ کو
[illegible]

مر ہی جاؤگے یہ لمکا جی کے الجھانے میں ہے
ایسا ہی کچھ دھیان ہمکو بھی وہان جانے میں ہے
رات دن یہ دھیان ہے [illegible] میں ہے
کیا [illegible] آپ کی [illegible] میں ہے
کچھ [illegible] کھانے میں ہے
[illegible]
[illegible]

چشم بد دور عجب رنگ ہین لائی جاتے

تذکرہ جوش جنون ہین شیخ ہرک سے ہوتا　　آپ ہین ہوتے اگر دل پہ تو قابو ہوتا
کوچۂ یار مین کیون ٹھوکرین کھائی جاتے

خوف اسکا ہی کسی شخص کو پہنچے نہ ضرر　　قصد صحرا کا ہی دیوانون کو لڑکے ہین کدھر
راستے والون کو آگے سے ہٹائی جاتے

جسکی تحریر سے زندہ ہی ابھی وہ کاتب　　مین بھی دیکھا ہون خط غلامی صاحب
جن دنون آپ تھی لکھ لکھ کر ستائی جاتے

کارگر ہوتا ہے تعویذ نکوئی افسون　　ہوتی جاتی ہی عداوت اوسی سے افزون
نقش جب آگ مین جون جون ہین جلائی جاتے

یہ بھی شکوہ نہین تنہا جو نہ آئی مدت سے　　شمع و گل تربت عاشق پہ نہ لائی نہ سہی
فاتحے کے لیے تو ہاتھ اوٹھاتے جاتے

حال گذرا تھا جو اے جان تمہین کیا　　ہجر کی شب تری فرقت نے یہ دم بند کیا
سانس بھی سینے مین رکنے لگی آتی جاتے

کیون [illegible] کی [illegible]　　ہوئی وہ یان تلک اوس کی بیمار کا حال
رفتہ رفتہ کہین اوس کو چین آہی جاتے

[illegible] ملے بہت اچھا ہی مگر　　راستا [illegible] ہوگا جو انشا ہم سے
کیا ملو گے کبھی رستہ مین آتے جاتے

دل بہلنے کا ٹھکانا کوئی باقی نہ رہا — قیس و فرہاد کے قبضے میں ہیں کوہ و صحرا
ہم کدھر جوشِ جنوں ٹھوکریں کھاتے جاتے

آپ پچھتاؤ گے مانندِ شمیم آخر کار — چاہنا ترک کرو یا نہ کرو ہو مختار
نیک و بد رنگ تمھیں ہم ہیں جتائے جاتے

مثلث بر غزل شیخ امداد علی بحرؔ مرحوم

کچھ تو الفت کی باتیں ہوں دل میں — مدتوں سے ہے آرزو دل میں
دے جگہ مجھکو یار تو دل میں

ہوئی ابرِ گہر فشاں کی مدد — باغ میں ہے بہار کی آمد
[illegible]

اس الم میں تڑپ رہا ہوں مگر — دم نکلتا نہیں [illegible]
رہ گئی دل کی آرزو دل میں

موت کو اپنی بھول جاؤ نہیں — زندگانی کا لطف اٹھاؤ نہیں
جان بن کر رہی جو تو دل میں

سوزِ غم نے کیا ہے زار و نزار — تشنۂ خون عشق سے ہے وہ دلدار
ایک قطرہ نہیں لہو دل میں

[illegible] ہی اس [illegible] کا — جس سے خود دل ملا دے [illegible]

ہائے یہ کیا بری ہے خو دل میں

جان اکرم نہیں ہے آسودہ — گرد کلفت سے ہوں یہ آلودہ

خاک اڑتی ہے چار سو دل میں

کچھ بن آتی نہیں جیوں کہ مروں — چپ رہوں یا کہ اوس سے بات کروں

یہی رہتی ہے گفتگو دل میں

نہیں معلوم کیا ہوا ہے اوسے — شیخ کعبے میں ڈھونڈھتا ہے اوسے

مجھکو رہتی ہے جستجو دل میں

ہائے تیرا نہیں شعور ذرا تا — خار تھی حسن پر غرور ذرا تا

کیا سمجھتے ہوتا تو میرے دل میں

اوسکو شوق [illegible] سو دو آہ — جگر دیوانہ ہے جو یکتا ہے

کچھ اوسکو گذر ہوتا تو دل میں

مثلث بر غزل حضرت ذوق دہلوی

[illegible] اپنا کفن سارا [illegible] لیویگا — [illegible] دل وہ تازہ جوان لیویگا

[illegible] میں سے یہ جان لیویگا

[illegible] پہلے تھی ہدیت ہونے کی [illegible] — تیر نگہ میں لیا [illegible] جان [illegible]

رشک میرے دل میں کیا کیا گمان لیویگا

جب مجھے وحشت ہوئی تازہ اثر دکھلا گئی   نام میرا سنکے مجنون کو جمائی آ گئی

بید مجنون دیکھکر انگڑائیان لینے لگا

جھوٹ ہی کیا آفتین دکھلائیگا روز حشر   مجھکو ہر شب وصل کی ہونے لگی جون حشر

مجھ سے یہ کسدن کے بدلے امتحان لینے لگا

دیکھا ہی اس رنگ کا کسنی تماشا آجتک   ہی جو غنچون کا چٹکنا او نگلیون کی ہی چٹک

یہ بلائین کسکی باغ اے باغبان لینے لگا

حق تو یہ ہی پیشوا ہم بادہ خوارون کا ہی تو   جیسے کی اس میکدے مین بیعت دست سبو

وہ قدم تیرے لب اے پیر مغان لینے لگا

اپنی یکتائی کا حال اوسپر ہوا آج آشکار   لیکے آئینہ جو دیکھے حسن کی اوسنے بہار

اپنے لب سے آپ وہ غنچہ دہان لینے لگا

غیر کی امداد کا محتاج کب ہی کشتہ ناز   خنجر ابرو کی ہی ناوک ادا عشاق پہ تیغ نگاہ

چشم کی گردش سے وہ کار سنان لینے لگا

کھل گیا یہ جب نظر کی سوے بزم انبساط   حسن سے ہی کیا دل آہن بھی گرم اختلاط

شمع کی گلگیر جو منہ مین زبان لینے لگا

جب ہوا او غیر وہ مرا بے پیر کیسا کیا ہی غرور   موت اوسکو یاد کرتی ہی خدا جانے کہ گور

یون ترا بیمار غم جو ہچکیان لینے لگا

کیا کہے تمسے شمیم خستہ خاطر اپنا حال   رات کو ہی ذوق اوسکی زلف کا کا خیال

تن پہ ہر مو سے مری کار سناں لینے لگا

قطعات تاریخی ترتیب دیوان از مؤلف ہیچمدان

فراغت ہوئی فکر سے اے شمیم | فراہم کلام پریشاں ہوا
بر آئی تمنائے قلب حزیں | مسرت کا موجود ساماں ہوا
ہوئی طبع پژمردہ کو تازگی | کہ آراستہ یہ گلستاں ہوا
ہوئی روح کو آج راحت حصول | گل مدعا زیب داماں ہوا
کھلے ایسے گلہائے نظم و بیاں | شگفتہ دماغ و دل و جاں ہوا
نضارت ہوئی اس چمن کی دو چند | سحاب کرم گوہر افشاں ہوا
ہوئی ساحت فکر میں روشنی | ضیا بار مہر درخشاں ہوا
ہوئے شاہدان معانی بہم | عیاں جلوۂ یوسفستاں ہوا

لکھو اے شمیم یہ مصرع تاریخ سال
بعد حسن ترتیب دیوان ہوا
[illegible]

[illegible] | [illegible] پایا سر بسر اعجاز فکر
فی الحقیقت کوئی [illegible] | ہے یہی اہل خرد کیواسطے دستار فکر
ادراک معانی غور سے دیکھیں ذرا | طائر مضمون عالی میں شکار باز فکر
ہوئی [illegible] دیوان سے مجھے فرصت شمیم | جلوہ گر اب ہے بہار بوستان راز فکر

نام تاریخی این نظم بے نظیر کے سوا
۱۳۰۹ھ
تحفۂ خاطر ارمغان جدید و آغاز فکر
۱۳۰۹ھ ۱۳۰۹ھ ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ خاتمۃ الطبع از مصنف

بی‌نهایت خدا و نعت نبی — مدعائے دل من گشت حصول
بعد ترتیب کلام ناقص — شکر کہ با ہمہ عیوب است قبول
لیکن از کوشش اہل مطبع — شدہ مطبوع بطرز مقبول
از ابتدا دم نظارۂ آن — ہست چشم نظر بہر مشغول

مصرع سال چنین گفتم
نظم این دیوان باد قبول
۱۳۰۹ھ

قطعات از والا جناب معلی القاب قبلۂ اخلاص منزلان و کعبۂ معتقدان مرزا مظفر علی صاحب تخلص ہنر دام ظلہ العالی

طبع عبد الرؤف عالیجاه — ہمسر صائب و کلیم آمد
تا کہ ترتیب کرد دیوان را — جلوہ گر نسخۂ سلیم آمد
بے گلگشت گلشن مضمون — از چمن قطعہ وزان نسیم آمد
دل عشاق را دم وحشت — بے تسکین دل ندیم آمد

بهر تاریخ او هنر بنوشت
تازه این گلشن شمیم آمد
۱۳۰۹ھ

بوده گر تازه گلستان مسرت الله — قوت روح شده نکهت گلزار شمیم

پی تاریخ هنر کرد رقم بی کم و کاست
واه گلدستهٔ زیبنده از افکار شمیم
۱۳۰۹ھ

ایضاً منه در سنین فصلی

زهی طبع دیوان عبدالرؤف — که دارد ز مضمون رنگین تپاک

پی سال فصلی رقم زد هنر
شگفته چمن زار سخنے پاک
۱۲۹۹ف

قطعهٔ دیگر در سنین عیسوی

چون مرتب شد دیوان را — مخلص [illegible] قدیم

[illegible] بنوشت
تازه است گلستان شمیم
۱۸۹۲ء

تاریخ از نتیجهٔ فکر بلند معنی مؤید فصاحت صاحب

عالیجناب سردار مرزا صاحب متخلص ریاض دام مجدہ

فکر نسیم نے وہ لگایا ہے باغ نظم
جس پر ہے سرح بلبل شیراز کی فدا

دامان حرف دامن گل سے لطیف تر
نقطے تمام غنچہ رنگین و خوش ادا

ہر مصرع لطیف ہے شمشاد بوستان
ہر بیت قصر سرو قدان کرشمہ زا

لفظین فصیح بندش اشعار صاف صاف
مضمون تازہ دلکش دلچسپ و دلربا

زیبا ہے اگر ریاض یہ مصرع سال طبع
دیوان سلیس تازہ بخط جلی چھپا

ہے مرغ فکر بلبل سن فصلی مین نغمہ زن
گلدستۂ کلام نسیم طرب فزا

پیدا ہوئے قلم سے سن عیسوی بھی یون
اشعار اوج زا و مضامین دلکشا

سبستان مین شاخ کلک ہے اسطرح گلفشان
گلزار بہرہ مند ہے نظم فرح نما

لکھا ہے سال بنگلہ میں یہ مصرع تازہ
گلریز بوستان ہے دیوان نسیم کا

قطعات از نازک خیال نکتہ سنج و سخن شناس جناب
مرزا محمد عباس صاحب شاد تخلص

نظم رنگین و باغ مضمون را
نخلبندیست انتظام شمیم

شیوۂ اوست سبح گلدستہ
در غزل ہست اہتمام نسیم

ساقی گلعذار گلشن سرا
سے گلرنگ در جام نسیم

سو لبو از بہار گلشن نظم
شدہ دیوان بطبع از پے طبع
چند اوراق طبع صاحب او

چون شمیم است عرف نام شمیم
بہر سال آمدہ پیام شمیم
بنظامی است انتظام شمیم

سنہ فصلی نوشت تا مشاد
عطر بیز است این کلام شمیم
۱۲۹۹

قطعہ دیگر در سنہ ہجری

مولوی عبد الرؤف نامور — یا ہنر فن اہل استعداد ہے
چاہیے شاعر کو جتنا علم شعر — حرف حرف ایک ایک نکتہ یاد ہے
نظم آرائے عالم میں ہے فرد — صورت سرو چمن آزاد ہے
نکتہ سنج و صاحب سحر سخن — مرد دانشور سخن ایجاد ہے
اور شیریں زبانی کا مزہ — کوئی مضمون کوچہ قناد ہے
خامہ سحر سرشتہ خیال — رشک کلک مانی و بہزاد ہے
زیور ترتیب دیوان کو دیا — [illegible] کی بنیاد ہے
شاہ ہدان [illegible] — ہر سخن خرم و دلشاد ہے
یادگار دیوان کو اصل سخن — کہتے [illegible] بیشک شمیم استاد ہے
[illegible] ہوا سطوع خلق — کیا خدا کا فضل کیا امداد ہے

۱	مصرع تاریخ لکھا شاد نے یہ گلستان سخن آباد ہے	
	۱۳۰۹ھ ایضاً	

رونق طبع سے ہے کلام شمیم	شوق مشتاقوں کو ابھی سے ہو
اشتیاق نظارہ رکھتے ہیں	شاہد ان کلام کے شیدا
یہ اوڑی نکہت گل مضمون	ہو گیا غرق عطر رخت صبا
دامن افشان سخنوروں میں ہوئے	ہوا ہر سو سے شور صل علی

فکر تاریخ شاد کو جو ہوئی
بارہ سال شاہ باغ لکھا
۱۳۰۹ھ

تاریخ از جناب میر کاظم حسین صاحب جوہر

کیا تازہ کھلے ہیں گل و ریحان شمیم	آباد رہے سدا گلستان شمیم

جوہر نے سال طبع لکھا ہیں نے
مرغوب دل کیوں نہو دیوان شمیم

قطعہ تاریخ از طبع سلیم ذہن مستقیم جناب فصاحت مآب والا قدیم حکیم میر احمد حسین صاحب متخلص

موج معانی نہر فصاحت بحر بلاغت ہے یہ دیوان

اہل نظر مردان سخنور شام و سحر سب اسکے ہین جویا
سر خفی کا ہے یہ کاشف جو ہین منصف ہین وہ معترف
بندش تحفہ مضمون عالی عیب سے خالی ہے یہ سراپا
صدر سن ہجری و مسیحی اک مصرع سے دونو ہین ظاہر
ہاتف سے تاریخ یہ سن پا آب سخن بے مثل چھپا
سنہ ۱۳۱۰ ہجری — سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

تمام شد بماہ محرم سنہ ۱۳۱۰ھ

غلطنامہ نظم معطر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۷	منزلت	منزل	۳۴	۱۱	لب	اب
۱۶	۲	کھیچا	کھنچا	۳۸	۲۲	بت	تپ
۲۲	۷	کرتا	کہتا	۴۶	۶	گلشن	محفل
۲۶	۱۰	تکیا	نکہا	۵۱	۳	وہ بھی	وہ بھی مجھے
۲۸	۵	بجور	جور	۵۲	۲	قرآن نہ	قرآن ہی
۳۳	۳	یا ر	یار	۵۵	۶	مین	پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۷	۹	ہے	سے	۱۳۵	۱۳	سطر	سحر
۷۸	۱۳	سیرش	بنیرش	۱۳۶	۱	اگر	واگر
۸۰	۱۷	اغیار	عیار	۱۴۲	۴	دل	دم
۸۱	۱۷	نہاں	پیہان	″	۱۳	زین	ذہین
۹۳	۱۳	محفل	محمل	۱۴۵	۱۷	خلاف	خموش
۹۸	۵	نہیں	انہیں	۱۴۸	۶	سے	سکے
″	۱۳	دی	روی	۱۶۰	۷	گل	گل اگر
″	″	بھی	سبھی	۱۶۱	۱۴	مہان	بیجان
۹۹	۹	سودا	سودے	۱۶۵	۵	ہمت	تہمت
۱۰۳	۸	سہی	سہے	۱۶۶	۴	بین	سے
۱۰۷	۱۱	رنگ	رنگ [illegible]	۱۷۰	۱۷	آ چکے	جا چکے
۱۰۸	۹	پاس	یاس	۱۸۱	۱	اولٹی	ادللی
۱۱۱	۴	دیکھو	دیکھوں	۱۸۷	۱	دیکھو	دیکھو [illegible]
۱۱۸	۹	شرکیا	نہ کہا	۱۸۹	۱	ساغر	دساغر
۱۲۰	۴	[illegible]	بتاتا ہوں	″	۴	ساعر	شاعر
۱۲۷	۱۶	مکدر	مقصد	۱۹۸	۵	ابھر	[illegible]
۱۲۸	۴	[illegible]	[illegible]	۲۰۰	۱۵	دل	جان
۱۳۳	۸	ابھرے	ابھر آئے			تمت	

دونون جلدون کی آٹھ سو چھبیس صفحہ سے زیادہ ہی
قیمت دونون جلدونکی چار روپیہ للعہ ہی
محصول ڈاک در جملہ قیمت للعہ

استبصار فیما اختلف من الاخبار

[illegible] کتاب بھی منجملہ کتب اربعہ امامیہ سے تصنیفت
[illegible] ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کی [illegible] بہت
کوشش کیگئی ہی مثل من لا یحضرہ الفقیہ کے اوس
کا عدد اور تقطیع بھی ویسی ہی ہی جابجا حل اور توضیح
مطالب وحل لغت کردیا ہی دو جلد مین ہے
ضخامت اسکی من لا یحضرہ الفقیہ سے [illegible]
قیمت [illegible] دونون جلد [illegible] پانچ روپیہ ہے
مع محصول ڈاک للعہ

مصائب الشہداء

اردو ترجمہ [illegible] محمد علی صاحب
رئیس زید پور نے نہایت کوشش سے زبان اردو
[illegible] عام فہم کیا ہے اور نظم فارسی [illegible] طرح
[illegible] فارسی [illegible]
[illegible] اس کتاب مین تمام [illegible]
[illegible] لہذا صاحب استعداد [illegible]
[illegible]

لکھے ہین اور ضمن مین ان حالات اور مقامات
کے حسب موقع ومحل مصائب امام حسین ع
بطور ربط شامل ہین - یہ کتاب قریب
پانچ سو صفحہ کی ہے - نہایت واضح اور
عمدہ طرح [illegible] چھپی ہی - قیمت محصول ڈاک علاوہ

تہذیب الاحکام
از شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ

یہ کتاب بھی منجملہ کتب اربعہ امامیہ سے ہے
یہ کتاب من لا یحضرہ و استبصار سے چار حصہ
[illegible] یہ کتاب چھپ جاوے تو گویا تمام
کتب اربعہ امامیہ تمام ہو جاوین کیونکہ اصول کافی
مطبع فیض منبع جناب منشی نولکشور صاحب مین
چھپی ہی اب صرف یہی کتاب چھپنے سے باقی ہے
اگر ایک سو درخواست اس کتاب کے
لینے کی [illegible] پاس آجاوین تو فوراً
[illegible]

پیشکش ناظرین کیا جاویگا —

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اطلاع

حقِ اشاعت و طبع اس کتاب کا محفوظ ہے

کوئی شخص بغیر اجازت کے قصد طبع کا نہ کرے

ورنہ نفع نقصان اور نادم ہوگا وما علینا الا البلاغ

فقط

المشتہر

مرزا ... جعفری ... محمد علی صاحب

مرحوم لکھنوی ... سلطان جعفری

۱۰ محرم سنہ ۱۳۰۰ ہجری



-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.